Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

Protection of the Fundamental Rights of the New Generation and Development of Thought and Character in the Light of the Seerah of the Prophetﷺ

نئی نسل کے بنیادی حقوق کی حفاظت اور تعمیرِ افکار و کردار سیرت النبی ﷺ کی روشنی

Dr. Mrs. Bushra Baig
Lecturer, Sindh Education Department
Tutor, Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: bushrabaig73@gmail.com

Mufti Hafiza Tooba Sani
M.A., M.Phil., Fazila Dars-e-Nizami
Email: hafizatoobasani@gmail.com

Abstract
The contemporary era is marked by rapid intellectual, technological, social, and cultural changes, making the younger generation one of the most important foundations of the future of society. Unless the basic rights of men, women, and children are properly protected and the younger generation is provided with sound intellectual, moral, and spiritual training, the development of responsible citizens and a strong, balanced, and constructive generation remains difficult. This article explores the protection of the basic rights of the younger generation and the development of their thoughts and character in the light of the Qur'an and the Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ. It highlights the need to understand the contemporary challenges faced by the younger generation and provides guidance for their intellectual and moral development through Prophetic teachings.
Major Areas of Discussion in this Article:

- Developing love for the Prophet Muhammad ﷺ as a foundation for intellectual and character development.
- Nurturing hope, optimism, and a positive outlook among the younger generation through the Qur'an and Seerah.
- Promoting racial, national, linguistic, political, cultural, and religious tolerance among the younger generation.
- Strengthening faith in the Hereafter to develop a sense of accountability and responsible conduct.
- Protecting the younger generation from harmful digital influences and promoting constructive Islamic websites and educational cartoons.

CC BY

- Safeguarding the younger generation from the ideology of Khawarij, rebellion, extremism, suicide, terrorism, and other destructive ideologies.
- Analyzing the intellectual, moral, social, and cultural challenges faced by the younger generation in the contemporary era.

Keywords: Seerah of the Prophet ﷺ; Fundamental Rights; Younger Generation; Intellectual Development; Character Building; Moral and Spiritual Development; Religious and Social Tolerance; Digital Challenges

اک مہر جہاں تاب آبھرتا ہے حرم سے　　　اب جھوٹے خدا اپنے چراغوں کو بجھائیں

سید الانبیاء خاتم المرسلین، قدوۃ الرسل، انسان کامل، عجز و انکساری کا عظیم شاہکار و عدیم النظیر مرقع، معمار انسانیت عظیم ترین انقلابی شخصیت، عظیم ترین مربی، بہترین پیشوا اور نمونۂ تقلید، شارع کلام الٰہی کے عدیم المثال قاضی، لاثانی حاکم و فرمانبروا، لاثانی بت شکن، رہنمائے کاروانِ انسانیت، نباضِ فطرت، صفاتِ جمیلہ کے حسین و جمیل ترین پیکر، خدا کی صنعت کا بہترین نمونہ، عدیم المثال معمار ملت، عظیم ترین سوشل ریفامر، مبلغ اعظم، معلّم اعظم، طبیب اعظم، عظیم ترین قانون دان، علم و دانش کا بحرِ ذخار الغرض انگشت نمائی کے داغ سے بھی بڑی شخصیت تاجدار انبیاء ﷺ تاریخ انسانیت میں عظیم ترین انقلاب لے کر آئے۔ فلاحی انقلاب، روحانی انقلاب، فکری انقلاب، اخلاقی انقلاب، سیاسی انقلاب معاشی انقلاب، معاشرتی انقلاب، تعلیمی انقلاب۔

قدم قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں　　　جہاں جہاں سے شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک　　　وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں سے گزر گیا

میں جب بھی تاریخ کی جانب متوجہ ہوتی ہوں، اک حسین اور سنہرے دور میں کھو جاتی ہوں، فکر و نظر کے بیج بوتی ہوں اور پھر فرطِ مسرت سے سرشار ہوتی ہوں اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر بجالاتی ہوں کہ اُس رحیم ذات نے یہ نجات دھندہ بھیج کر تڑپتی انسانیت کو سکون دیا۔ عرب کی بنجر زمین پر، اُجڑے ذہنوں پر وہ ہستی کامل فوارہ علم، نقارۂ عمل کو مبعوث فرمایا، چھم چھم علم کی بوندیں برسنے لگیں تو دم بدم دیکھتے ہی دیکھتے علم کے اس چشمۂ بیکراں سے علوم کے بے شمار چشمے پھوٹنے لگے۔ آپ ﷺ وہ تھے کہ جن کا انتظار شمس و قمر کو تھا، انتظار ہی انتظار تھا۔ بیواؤں اور ستم رسیدہ بچیوں کو انتظار تھا، جب آپ ﷺ آئے تو کائنات کا ذرہ ذرہ خوشی سے جھوم کر اعلان کرنے لگا کہ:

یہ کون آیا کہ تاریخ بشر پھولوں سے مہکی ہے　　　تمدن کی جبیں پر چاندنی چپکے سے اُتری ہے

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

تک ہمارا نظامِ تعلیم اور ہماری تعلیمی سرگرمیاں مفید اور مؤثر ثابت نہیں ہو سکتیں ہم عہدِ حاضر کی نسل میں وہ دینی و ملی جذبات پیدا کرنے میں ناکام رہے جو ہونی چاہیئے تھی۔اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے نظامِ تعلیم کی تشکیل سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں کریں عرب شاعر کہتا ہے:

یَکْفِیْ بِنَا فَضْلاً عَلٰی مِنْ غَیْرِنا	**حُبُّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٌ اِیَّانَا**
ہمیں غیروں پر یہی فضیلت کافی ہے کہ	ہمارے دل حب نبی ﷺ سے لبریز ہیں

نئی نسل کے فکری و عملی تحفظ کو پیش نظر رکھنا ہے تحفظ ہو گا تو تعمیر ہو گی اور تعمیر جیسی ہو گی ویسی ہی تعبیر ہو گی اور کردار ادا کرنے کے قابل ہو گی تحفظ پاکستان کا آئین بھی دیتا ہے اور شریعت اسلامیہ بھی چونکہ بحث سیرت طیبہ کے آئینہ میں مطلوب ہے اس لیے ہم مقالے میں فقط قرآن حدیث اور سیرت طیبہ کی روشنی میں مقالہ تحریر کرنے کے پابند ہیں

نئ نسل کا لغوی واصطلاحی مفہوم

نسل نو دو جملوں پر مشتمل ہے یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے نسل عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مترادف **ذریۃ** ہے(1) نسل کا مادہ ن س ل ہے عربی میں کہا جاتا ہے **نسل الشی** یعنی کسی شے کا دوسری شے سے الگ ہو جانا اس کی جمع **انسال** ہے("نو") فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں نیا اس کا اصطلاحی مفہوم ہے نئ آنے والی نسل, جماعت,انسانیت, نئ قوم وغیرہ مراد ہے اسے the new youth اور new generation بھی کہا جاتا.(2)تحفظ حفاظت سے ہے اس کا مصدر التحفظ ہے جس کے معنی ہیں حفاظت کرنا، دفاع کرنا، خیال رکھنا، پابندی کرنا، توجہ دینا، احتیاط کرنا،(3)اصطلاحا مستحکم و محفوظ بنانا مراد ہے تعمیر کے معنی ہیں پروان چڑھانا یہ عمر کے لفظ سے نکلا ہے لمبی عمر کے لیے عمر اللہ فلانا کہا جاتا ہے یعنی فلاں کی عمر دراز ہو(4) تعمیر اصولوں کی بنیاد پر ہوتی ہے اگر بنیاد میں کجی و ٹیڑھا پن ہو تو عمارت بھی سیدھی نہیں ہو گی اور قرآن حدیث و سیرت کی بنیاد وحی جلی اور وحی خفی ہے وحی کا خالق اللہ ہے جو رسول اللہ کے ذریعے ہم تک محفوظ طریقے سے پہنچی ہے اس لیے ہمیں اسی پر نسل نو کے کردار یعنی کریکٹر کو پروان چڑھانا ہو گا ارشاد ربانی ہے "اے ایمان والو اللہ اس کے رسول کی پیروی کرو"(5)

سیرت کی تعریف

السیرۃ سے مراد ہے: طریقہ، حالت یا روش فقہ السیرہ بھی اسی سے نکلا ہے لہٰذا لغوی طور پر فقہ السیرۃ کا مطلب ہوا سیرت (یعنی نبی ﷺ کے طریقے و حالات) کو گہرائی اور بصیرت کے ساتھ سمجھنا۔(6).**فِقْهُ السِّيرَةِ هُوَ: الفَهْمُ العَميقُ لِحَياةِ رَسُولِ الله ﷺ وَاسْتِنْباطُ الدُّروسِ وَالعِبَرِ**

CC BY

وَالأَحْكامِ مِنْها.(7)فقہ السیرۃ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو گہرائی سے سمجھا جائے اور اس سے دروس، عبرتیں اور احکام مستنبط کیے جائیں **فِقْهُ السِّيرَةِ يَعني إدراكَ مَقاصِدِها وَأَحكامِها وَتَوظِيفَها في تَربيةِ الأُمَّة .**(8)فقہ السیرۃ کا مطلب ہے سیرت کے مقاصد اور احکام کو سمجھ کر انہیں امت کی تربیت میں استعمال کرنا آنے والی نسل کو اس کی روشنی میں محفوظ بنانا اور اسکی عملی و علمی تعمیر کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے

نئی نسل کے مفہوم میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھ اسکالرز نے نسل نو سے فقط بچے مراد لیے کچھ نے فقط نوجوان مراد لیے حالانکہ یہ جملہ ساری زندگی کو محیط ہے اور زندگی کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے کچھ فقہاء نے عمر کے اعتبار سے اس کے الگ الگ نام رکھے ہیں اور الگ الگ احکام بیان کیے ہیں ان کے تحفظ و تعمیر کے الگ الگ دائرے ہیں اس لیے ہم گہرائی سے اس کی نشاندہی بھی کر رہے ہیں۔

نئی نسل کی عمر کے لحاظ سے تقسیم

معروف سیرت نگار ابن قیم جوزی لکھتے ہیں سات کا عدد برکت والا ہے اللہ تعالی نے نسل نو کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہے سات آسمان اور سات زمینیں پیدا فرمائیں ایام ساتھ ہیں، اور انسان کا خلق سات اطوار میں ہوا، عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں بھی سات تکبیریں ہوتی ہیں، 70 ہزار آدمی بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ساتھ کے عدد میں ایسے خواص ملتے ہیں جو دوسرے اعداد میں نہیں پائے جاتے اور اطباء کو بھی لفظ سات کے ساتھ مخصوص قسم کا تعلق خاطر ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے کہ اس عالم میں ہر چیز سات اجزاء پر مقدر ہے نجوم سات ہیں، ایام سات ہیں لوگوں کی عمریں سات حصص میں منقسم ہیں۔

1-پہلی طفلی ہے، 2-پھر صبی ہے 14 برس، 3-پھر مراحق 4-، پھر شباب (نوجوان)، 5-پھر کہولت او ھیڑی عمری، 6-پھر شیخ (بوڑھا)، 7-پھر آخری عمر تک بہت زیادہ بوڑھا یعنی موت تک کی عمر (9) دائرۃ المعارف کے مطابق نسل نو کی ولادت سے قبل تین دور ہیں جنہیں فقہاء جنین کہتے ہیں (10) 1-نطفہ اس کی عمر 40 دن ہے 2-علقہ اس کی عمر بھی 40 دن ہے 3-مضغہ اس کی عمر بھی 40 دن ہے (11) جس کی قرآن تصدیق کرتا ہے (12) 4-طفل نوزائدہ کو صبی بھی کہتے ہیں (13) صبی کی بھی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں صبی ممیز اور غیر ممیز یہ پیدائش کے بعد کا دور ہے 5-غلام اس بچے کو کہا جاتا ہے جو باشعور ہو جائے یافع 10 سال کی عمر تک کا کہلاتا ہے (عمر کے لحاظ سے سات سال کا ہو)، 6-حذور 15 سال کی عمر والا، 7-قمد 25 سال کی عمر والا، 8-عنطنطاء 30 سال کی عمر والا، 0-شملا 40 سال کی عمر والا، 10-کہل بوڑھا 40 سے زائد عمر والا، 11-شیخ 80 سال کی عمر والا 12-مھیر 80 سال سے زائد عمر والا (14) عمر کے لحاظ سے مزید 12 تقسیم میری

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

کتاب بچوں کے حقوق میں ملاحظہ کر سکتے ہیں(15)قران حدیث اور سیرت طیبہ کی تعلیمات کے مطابق نسل نو کی تعمیر کا آغاز بچپن سے ہو جاتا ہے جس کی عمر سات سال رکھی گئی ہے اس کے بعد بلوغت ہے اس عمر میں احکامات فرض ہو جاتے ہیں بالغ اور غیر بالغ میں بھی 12 فرق ہے جنہیں میں نے اپنی کتاب میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔(16)

عہد حاضر کی نئ نسل کا تجزیہ

نسل نو کی تعمیر سے پہلے موجودہ نسل کی تخریب کا جائزہ لیتے ہیں ایک تجزیے کے مطابق پاکستان میں اس وقت تقریبا 64 سے 70 فیصد 30 سال سے کم عمر ہے (17)تقریبا 23 فیصد نوجوان ناخواندافراد ہیں تقریبا 26.2 ملین تعلیم چھوڑ کر اپنا کام شروع کر چکے ہیں(18)اس کے علاوہ تعلیم کا قومی بجٹ 0.8 فیصد پر منجمد ہے نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح 12.6 فیصد ہے تقریبا 15 سے 64 سال کی عمر کے افراد کام کرنے کی عمر میں ہیں ہر سال تقریبا 40 لاکھ نوجوان کام کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں لیکن پاکستان میں سالانہ صرف 10 لاکھ ملازمتیں نوجوان کو مل جاتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی نوجوان ایسے بھی ہیں جو ملازمت کرتے ہیں نہ ہی کسی تربیت کا حصہ ہیں ان کی تعداد 30.6 فیصد ہے(19)90 فیصد نوجوان تفریح سے محروم ہیں(20)جو سماجی نشو نما کو متاثر کرتا ہے فقط 68 فیصد نوجوانوں کو ٹی وی تک رسائی حاصل ہے(21)فقط 15 پرسنٹ کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے 52 فیصد نوجوان موبائل رکھتے ہیں .(22) ریاست پاکستان نے نسل نو کی تعمیر و ترقی کے لیے مختلف میکانزم و پیکیجز بنائے ہیں۔ جیسے وفاقی سطح پر پرائم منسٹر یوتھ پروگرام Education Employment Engagement and Environment کے تحت کام ہو رہا ہے اس کے ساتھ پرائم منسٹر لیپ ٹاپ اسکیم، یوتھ بزنس اینڈ ایگری کلچر لون اسکیم، ڈیجیٹل یوتھ حب جس میں نوجوانوں کو اسکالرشپ اور انٹرنشپ سے جوڑا جاتا ہے(23)نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن (NAVTTC) پاکستان ہنر مند پاکستان جس میں کلاؤڈ کمپیوٹنگ، گرافک ڈیزائننگ جیسے جدید شعبوں میں مفت فنی تربیت ہزاروں نوجوانوں کو دی جاتی ہے پھر نیشنل انوویشن ایوارڈ ہے جس میں نئے اور جدید آئیڈیاز اور نئے سٹارٹ اپ رکھنے والے نوجوانوں کو مالی امداد بھی دی جاتی ہے اور تکنیکی مدد بھی فراہم کی جاتی ہے۔(24)اسی طرح پنجاب حکومت کے بھی اقدامات ہیں ہونہار اسکالرشپ پروگرام، سی ایم پنجاب لیپ ٹاپ اسکیم 2025(25)ہنر مند نوجوان کارڈ کھیلتا پنجاب گیمز ای ٹیکسی اسکیم (26) خیبر پختونخوا حکومت نے احساس نوجوان پروگرام ہے۔(27)ڈیجیٹل انٹرنشپ پروگرام ہے۔[(28)احساس ہنر پروگرام ہے(29) بین الاقوامی سطح پر روزگار دلوانے کے

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

لیے سندھ اور دیگر صوبوں نے عالمی اداروں جیسے سٹی اینڈ گلینڈز کے ساتھ معاہدے کیے ہیں تاکہ ان نوجوانوں کے ہنر کو عالمی شناخت ملے(30)اسی طرح قومی یوتھ ایمپلائمنٹ پالیسی 2025 ہے(31)جو کہ بیرون ملک 1.8 ملین ملازمتوں کے مواقع پیدا اور ہر ضلع میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج قائم ہے۔

پاکستان نے اقوام متحدہ کے کنونشن برائے حقوق اطفال CRC پر 1990 میں دستخط کر کے عالمی سطح پر یہ عہد کیا تھا کہ وہ بچوں کے بہترین مفاد Best interest of the child کو ترجیح دے گا اس عہد کی پاسداری میں پاکستان نے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ایکٹ جوینائل جسٹس سسٹم اور چائلڈ لیبر پروہیبیشن ایکٹ جیسے اہم قوانین وضع کیے(32)ارٹیکل 25 A مفت ولازمی تعلیم پانچ سے 16 سال تک کی ضمانت دیتا ہے جبکہ 37 B بچوں کی مشقت ختم کرنے اور 38 سماجی انصاف پر زور دیتا ہے یہ نوجوانوں کی تعلیم صحت اور تحفظ کو فروغ دیتے ہیں مگر عملی طور پر 22 ملین بچے اسکول سے باہر ہیں (33)اسے قومی پالیسی کی ناکامی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

نئی نسل کے حقوق کا تحفظ قرآن و سیرت طیبہ کی روشنی میں

اسلام نے انسانی زندگی کو ایک مکمل ضابطہ حیات عطا کیا ہے، جس میں بچے کی پیدائش سے پہلے سے لے کر اس کے دنیا میں جوان ہونے تک کے ہر مرحلے کے لیے حقوق اور ذمہ داریاں طے کر دی ہیں ہم نئی نسل کے حقوق ادا کر کے تحفظ فراہم کریں پاکستان کا ائین بھی انہیں نامکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اہم حکم دراصل یہ ہے نئی نسل کا پہلا حق نیک اولاد کی دعاء کرنا ہے: اولاد کے حقوق میں سے پہلا حق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی دعائیں کرے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس عمل کو مومنین کی صفت قرار دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: مسلمان یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں نیک جوڑے اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔(34)، نئی نسل کا دوسرا حق حلالی ہو: بچے کا حق ہے کہ وہ جائز نکاح کے ذریعے پیدا ہو تاکہ اس کی شناخت، نسب اور معاشرتی مقام واضح ہو۔ ارشاد ربانی ہے: نکاح کرو دو دو خواتین سے تین سے چار سے۔(35) نئی نسل کا تیسرا حق رزق حلال ہے: آپ ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے، جس کی حرام لقمہ سے پرورش ہوتی ہے اس کی چالیس دن تک دعاء قبول نہیں ہوتی۔(36) نئی نسل کا پ چوتھا حق بہتر ماحول کی فراہمی ہے: یہ ہے کہ حمل ٹھہرنے کے بعد ولادت تک ماں خود کو نیک کاموں میں مصروف رکھے، برے اشغال سے دور رہے، عبادت، تلاوت قرآن کریم اور ذکر و اذکار وغیرہ کا خصوصی اہتمام کریں" جو کوئی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔(37)". نئی نسل کا پانچواں حق اچھا نام رکھنا ہے: بچہ کی پیدائش کے بعد پہلا حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھا جائے قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا، لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔"(38) نئی نسل کا چھٹا حق عدل و مساوات قائم کرنا ہے: اولاد میں عدل و مساوات کے متعلق امام بخاری و مسلم نے سیدنا نعمان بن بشیر کی حدیث ذکر کی ہے، وہ فرماتے ہیں میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا میں نے اپنے اس لڑکے کو اپنا ایک غلام ہدیہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسی طرح اپنے ہر لڑکے کو ہدیہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارجعہ تو پھر اس سے بھی واپس لے لو۔(39)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

نئ نسل کا ساتواں حق اس کی کفالت ہے: بچے کی خوراک، لباس اور رہائش کا مناسب انتظام کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔''اور ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں...اور بچے کے باپ پر لازم ہے کہ وہ دستور کے مطابق ان (ماں اور بچے) کا کھانا اور کپڑا فراہم کرے۔(40) نئ نسل کا آٹھواں حق اس کے مال کی حفاظت کرنا ہے: اگر بچہ کو وراثت یا گفٹ میں کوئی مال یا جائداد ملی ہے، تو جب تک بلوغت یا رشد کی عمر تک نہ پہنچ جائے، اس کے مال کی حفاظت کرنا بچہ کا حق ہے. ''اور یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جو بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائیں۔(41)'' نئ نسل کا نواں حق عزت وآبرو کا تحفظ: عزت وآبرو کے تحفظ کا مطلب ہے بچہ کی تذلیل نہ کی جائے، اسے باعزت نام والقاب سے پکارا جائے، حقارت کا رویہ نہ اپنایا جائے۔"اے ایمان والو! کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے، ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں...اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو۔(42)

نئ نسل کا دسواں حق اس کے ساتھ شفقت سے پیش آنا ہے: سیدنا عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے یا بندی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی پرورش کی ذمہ داری ڈالی گئی، اور اس نے اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔(43)۔ نئ نسل کا گیارہواں حق تعلیم ہے: ارشاد نبوی ﷺ ہے: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(44) نئ نسل کا بارہواں حق عمدہ تربیت ہے: تربیت وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے جس میں ذہنی و فکری تربیت، جسمانی تربیت اور اخلاقی تربیت شامل ہیں، "کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسے اچھی تربیت دے۔(45)''۔ نئ نسل کا تیرہواں حق اسے نماز کی تلقین کرنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی دعا نقل فرمائی ہے کہ اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ، اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔(46)۔ نئ نسل کا چودھواں حق یہ ہے کہ نکاح کرایا جائے: والدین کی ذمہ داری ہے جب اولاد بالغ ہو جائے تو ان کا نکاح کرادیں تاکہ بچے غلط راستوں سے محفوظ رہیں، غلط جوڑے کے انتخاب سے محفوظ رہیں۔ نئ نسل کا پندرھواں حق وراثت ہے: اللہ تعالیٰ نے تمام ورثاء کے حقوق متعین فرمادیئے ہیں، لہٰذا وراثت سے کسی کو محروم کرنے کا حق نہیں ہے، خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ "اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے...''(47)۔ نئ نسل کا سولہواں حق حسب استطاعت مال و دولت چھوڑنا ہے: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں بیمار تھا، اور رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے، میں نے عرض کیا: حضور ﷺ میرے پاس مال ہے، کیا میں اپنا سارا مال خیرات کرنے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: اچھا تو نصف مال؟ فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: اچھا تو ایک تہائی سہی، فرمایا: خیر! مگر تہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر مرو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ کر مرو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اور تم جو

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

کچھ مال خرچ کروگے وہ تمہارے واسطے صدقہ (ثواب) ہے، حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، اور امید تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو زندہ رکھے گا اور تمہارے ذریعہ سے کسی کو نفع اور کسی کو ضرر پہنچے گا۔(48) نئی نسل کا سترہواں حق یتیم بچوں کی پرورش کا حق ہے: ایک یتیم بچہ جس کا نام بشیر تھا، اپنے شہید والد حضرت حقربہؓ کے غم میں نڈھال گلی کی ایک نکڑ میں پریشان کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، وہ سخت اداس اور بے چین دکھائی دیتا تھا۔ اتنے میں وہاں سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اور جب اس پر نگاہ پڑی تو آپ ﷺ فوراً اس کی طرف تشریف لے گئے اور قریب جا کر اس سے دریافت فرمایا کہ "تم کیوں اداس ہو اور تمہارے آنسو بہہ رہے ہیں؟" اس نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد حقربہؓ جنگ میں شہید ہو گئے ہیں اور اب مجھے سنبھالنے والا کوئی نہیں رہا، اس لئے بے چین اور اداس ہوں"۔(49) نئی نسل کا اٹھارہواں حق معذور بچوں کی معاونت ہے: معذور بچے ہوں یا بڑے ایسے افراد کے ساتھ ثانوی سلوک کی ممانعت کی گئی ہے ان سے مساویانہ سلوک اور رعایت کا حکم دیا گیا ہے اور ترغیب دی گئی ہے کہ ایسے افراد کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ تعاون کا رویہ اختیار کیا جائے تاکہ وہ معاشرہ میں اپنا کردار ادا کر سکیں، یہ ان کا حق ہے اور ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ نئی نسل کا انیسواں حق: بچوں سے ملازمت و مزدوری نہ کروائی جائے: بچوں سے مزدوری یا سخت مشقت نہ کروائی جائے بلکہ انہیں تعلیم اور کھیل کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ دین پر عمل کرنے اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی کفالت میں لے لیا اور دینی و دنیاوی تعلیم دلوائی جائے جب ہم حقوق ادا کریں گے تو گویا نسل نو کو روحانی جسمانی مالی تحفظ فراہم کریں گے.

نظام تعلیم کی تشکیل قرآن و سیرت طیبہ کی روشنی میں

مسلمانوں تعلیمی پہلو بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مواخات کے ذریعہ مدینہ کے ہر مسلم گھرانہ کو ایک تعلیمی ادارہ میں ڈھال دیا تھا۔ جس کا مرکز اصحابِ صفہ تھے۔ تعلیم کے میدان میں مہاجرین اور انصار کے درمیان فرق پیدا ہو گیا تھا۔ کچھ پہلے ایمان لائے تھے، آپ ﷺ اس فرق کو ختم کرنا چاہتے تھے اہلِ مکہ تیرہ برس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے، انہوں نے مکی دور میں بھی نزول کا مشاہدہ کیا تھا وہ مقاماتِ وحی سے بھی واقف تھے، یہ لوگ تیرہ برس وحی کی تعبیر و تشریح رسول اللہ ﷺ سے سنتے رہے اور یہ تمام عرصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں گزارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و اقوال کو دیکھتے اور سنتے رہے، اور انہیں اپنی زندگی میں منتقل کرتے رہے۔ صحابہ کرام صرف عمل ہی کو اپنے اندر منتقل نہیں کرتے تھے بلکہ جذبات و احساسات کو بھی منتقل کرتے تھے اس صحبت کی وجہ سے ان کے اعمال میں رسول اللہ ﷺ کے اعمال کی روح جھلکتی تھی اس تقدمِ ایمانی کی وجہ سے انہیں علم کے میدان میں بھی سبقت حاصل تھی، مہاجرین، انصار سے تیرہ برس آگے تھے۔ الآخر درس گاہِ صفہ سے بلا تخصیص جنس سب یکساں سیراب ہونے لگے. عورتوں میں تدریس کا آغاز سیدہ عائشہ رضی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا، آپؓ کے بعد تابعیات میں بڑے پیمانے پر یہ سلسلہ چل نکلا، چوتھی صدی ہجری تک خواتین نے گھروں کو ہی تعلیم و تربیت کا مرکز بنائے رکھا، اور اس دوران خواتین کے علاوہ مرد علماء، فقہاء اور صلحاء بھی خواتین سے علمی فیض حاصل کرتے رہے، بتدریج جب مدارس بننے کا رواج ہوا تو خواتین کے مستقل مدارس بھی قائم ہوئے۔ پوری اسلامی تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلم خواتین جو علم حاصل کرتی تھیں، چند اساتذہ تک محدود نہ ہوتا تھا، بلکہ وہ اپنے وقت کے بڑے بڑے مدارس میں رہ کر علم حاصل کیا کرتی تھیں، بہت سی کتب کے مسودات اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ طالبات کے روپ میں بڑے بڑے جامعات میں اپنی زندگی کا قیمتی حصہ حصول علم میں گزارتی تھیں، اور ان میں سے بعض اپنی بقیہ زندگی معلمات کی حیثیت سے مدارس میں گزارتی تھیں۔ جیسے مسجد، دمشق کے جامعہ میں ۵۰۰ طالبات ہاسٹل میں مقیم رہ کر علم حاصل کرتی تھیں۔(50) اسی طرح نعیمہ بنت علی اور اُمّ احمد زینب بنت المکی اور بہت سی دوسری خواتین نے اپنے وقت کے بڑے بڑے مدارس جیسے مدرسہ عزیزیہ میں رہ کر اپنی پوری زندگی علم حدیث کی خدمت ان کے شاگردوں میں مشہور جرنیل صلاح الدین کے بیٹے احمد بھی شامل ہیں۔ حکیم ترمذی اپنے حالات زندگی میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے لڑکپن میں سات معلمات سے علم خدیث حاصل کیا۔ بی بی مریم اندلسیہ نے چوتھی صدی ہجری میں اشبیلیہ میں ایک درسگاہ قائم کی، جس میں علم کا شوق رکھنے والی خواتین سفر کرکے ان سے تعلیم حاصل کیا کرتی تھیں، وہ ان کو بڑی محنت اور توجہ سے دینی، شعر، وادب وغیرہ کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔(51) نسل نو کی کامیابی اسی تعلیم نبوی واسلوب اکابر میں مضمر ہے

نئی نسل کے تحفظ اور تعمیر کردار کے لیے اسلامی معاشرے کی تشکیل قرآن و سیرت طیبہ کی روشنی میں

بتان رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا — نہ افغانی رہے باقی نہ ایرانی نہ تورانی

قوموں کی تباہی نے وہ دور بھی دیکھے ہیں — لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی ہے

معاشرہ جو ماحول فراہم کرے گا ویسی ہی نسل وجود میں ائے گی آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہر بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے معاشرہ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتا ہے پہلے ہم معاشرے کو سمجھتے ہیں پھر اسلامی معاشرے کو مختصرا بیان کرتے ہیں اصل تعریفات انگریزی زبان میں ہیں۔

1. لسٹر ایف وارڈ (Lister F. Ward) کے نزدیک ادارات معاشرتی قوت کے ضبط اور استفادہ کا ذریعہ ہیں۔(52)
2. ای۔اے راس (E.A. Ross) کے ہاں ادارات نام ہے اس جمعیت یا تعلق کا جسے معاشرہ نے منظور کیا ہو۔(53)
3. ایل۔ٹی ہابہاؤس (L.T. Habhouse) کی زبان میں معاشرتی زندگی کا مکمل یا کچھ حصہ ان ذرائع کا ہے، جو مستحکم اور مقبول ہوتے ہیں۔(54)

معاشرہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی اصل عاشر ہے جس کا مطلب ہے کسی کے ساتھ وقت گزارنا یا ساتھ رہنا۔ جب کچھ افراد مل کر رہنا شروع کر دیں تو ان سے ایک

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

معاشرہ وجود میں آجاتا ہے۔ معاشرہ کے لئے ابن خلدون نے عمران کی اصطلاح استعمال کی ہے۔(55) ہر معاشرے کو اپنے اندر نظم ونسق اور معاشرے کے افراد کی ضروریات کی تکمیل کے لئے کچھ قواعد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ قواعد جو کسی فکر اور عقیدے کی اساس پر بنے ہوتے ہیں۔ معاشرے میں افراد کے حقوق وفرائض کا تعین کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ معاشرے کے کسی فرد سے زیادتی نہ ہو۔ انہی قواعد کو جو باہمی تعلقات کو کنڑول کرتے ہیں۔ معاشرتی نظام (Social System) کہا جاتا ہے۔(56) وہ نظام معاشرت جس کی بنیاد اسلامی عقائد پر ہو اور جس کے ضوابط اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بنائے جائیں، اسلامی کا معاشرتی نظام کہلاتا ہے ۔(57)

نسل نو کی الحادی، ارتدادی، اھانتی، فکر سے تحفظ قرآن اور سیرت طیبہ کی روشنی میں

الحاد کے معنی ہیں سیدھے راستے سے ہٹ جانا، پھر جانا، اصطلاح میں ملحد اس شخص کو کہتے ہیں جو حق سے رو گردانی کرے اور ملاوٹ کرے(58) قرآن نے اپنے زمانے کے ملحدوں کا ذکر کیا ہے"وہ سمجھتے ہیں کہ یہی زندگی ہے"(59)"قرآن کہتا ہے ان کا انجام جہنم ہے"(60) عصر حاضر میں الحاد کی تین قسمیں ہیں 1-الحاد مطلق 2-لاادریت 3-ڈی ازم آج کے ملحدوں نے اپنے اپ کو سیکولر کہنا شروع کر دیا ہے تاکہ تمام اعتراضات سے بچ کر ارتداد اور اہانت رسول کو فروغ دے سکیں.
عصرِ حاضر کا سب سے سنگین اور زہریلا فتنہ 'فکری الحاد' (Intellectual Atheism) اور دہریت ہے، جس نے براہِ راست نسلِ نو کے جوہرِ ایمان کو اپنا نشانہ بنایا ہے۔ الحاد محض خدا کے وجود سے انکار کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا فکری رویہ ہے جو وحی، رسالت اور آخرت کے تصور کو عقل اور سائنس کے مد مقابل کھڑا کر کے مسترد کر دیتا ہے۔ جدید دور میں سوشل میڈیا، ڈیجیٹل بلاگز اور مغربی لٹریچر کے ذریعے الحادی افکار کو 'روشن خیالی' اور 'عقلیت پسندی' کے لبادے میں پیش کیا جا رہا ہے، جس سے نئی نسل کے ذہنوں میں تشکیک کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ آج کا ملحد نوجوان جب کائنات کی وسعتوں اور سائنسی دریافتوں کا مطالعہ کرتا ہے، تو وہ اس مغالطے کا شکار ہو جاتا ہے کہ مادہ (Matter) خود بخود تخلیق ہوا ہے۔ ڈارون ازم (Darwinism) سے لے کر بگ بینگ تھیوری (Big Bang Theory) تک، سائنسی نظریات کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے کہ نوجوان کو خالق کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ سیرتِ طیبہ ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ الحاد کا مقابلہ محض جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ علمی استدلال سے کرنا چاہیے۔[61] سیرتِ نبوی ﷺ نے الحاد اور دہریت کا جڑ سے خاتمہ کرنے کے لیے 'تفکر' (Intellectual Reflection) کو عبادت قرار دیا ہے۔ قرآنِ کریم نے بارہا انسان کو اپنی تخلیق کے مراحل، آسمانوں کی بلندی اور زمین کی وسعتوں میں غور کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ وہ مسبّب الاسباب تک پہنچ سکے۔ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿أَمۡ خُلِقُواْ مِنۡ غَيۡرِ شَيۡءٍ أَمۡ هُمُ ٱلۡخَٰلِقُونَ﴾ ترجمہ: "کیا یہ کسی (خالق) کے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

بغیر خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟"[62] نبی کریم ﷺ نے نوجوانوں کو 'آفاقی ذہانت' (Universal Intelligence) کی طرف متوجہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی ایسی فکری آبیاری کی کہ وہ کائنات کے ہر ذرے کو اللہ کی وحدانیت کی دلیل سمجھنے لگے۔ آج کے دور میں جب 'مصنوعی ذہانت' (AI) عقلِ انسانی کو حیران کر رہی ہے، سیرتِ طیبہ ہمیں اس 'حقیقی ذہانت' کی طرف لے جاتی ہے جس نے انسانی عقل کو تخلیق کیا ہے۔[63] آپ ﷺ نے اس عبداللہ ابن عباس نو عمر صحابی کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ کلمات ارشاد فرمائے جو قیامت تک کے نوجوانوں کے لیے الحاد کے خلاف سب سے بڑی دفاعی لائن ہیں: "اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں۔ تو اللہ کے احکامات کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ جب تو کچھ مانگے تو صرف اللہ سے مانگ، اور جب مدد چاہے تو صرف اللہ سے مدد چاہ۔"[64] یہ حدیث مبارکہ نسلِ نو کو 'خدا مرکز' (God-Centered) زندگی گزارنے کا اسلوب سکھاتی ہے، جہاں انسان مادی سہاروں کے بجائے مسبب الاسباب پر بھروسہ کرتا ہے۔[65] آج سوشل میڈیا کے ذریعے نئی نسل کو ملحد بلکہ مرتد بنایا جارہا ہے اور اہانت رسول کو عام کیا جارہا ہے تاکہ انسان کا ایمان خراب ہو اگر وہ کافر نہ بنے تو گمراہ لازماً ہو جائے لیکن بقول علامہ اقبال:

خیرہ نہ کر سکا مجھ کو جلوہ افرنگ — اس لیے کہ میری انکھ کا سرمہ ہے خاک مدینہ

نسل نو کو فتنۃ الخوارج، بغاوت، انتہاپسندی، خودکشی اور دہشت گردی سے فکری تحفظ فراہم کرنا قرآن و سیرت طیبہ کی روشنی میں

اسلام توازن اعتدال اور امتیازی شناخت کا داعی ہے سیرت نبوی ہمیں سکھاتی ہے کہ عالمی تعامل کے باوجود ایمانی استقلال اور تہذیبی خود اعتمادی کو برقرار رکھا جائے یہی نسل نو کے فکری تحفظ کا بنیادی راستہ ہے انتہا پسندی اور دہشت گردی عصر حاضر کے سنگین مسائل میں شامل ہیں یہ رجحان عموماً دینی نصوص کی غلط تعبیر سیاسی محرومی یا جذباتی رد عمل کے نتیجے میں جنم لیتا ہے نوجوان طبقہ جذباتی توانائی اور فوری رد عمل کی وجہ سے انتہا پسند گروہوں کا آسان ہدف بن جاتا ہے اسلام کا اصل مزاج اعتدال اور وسطیت ہے قرآن مجید نے امت مسلمہ کو امت وسطی قرار دیا ہے سیرت نبوی میں شدت تشدد اور بے اعتدالی کی ہر شکل کی اصلاح کی گئی ہے امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت پسندی سے تین مرتبہ تکرار کے ساتھ منع فرمایا ہے "هلک المتنتعون" ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو شدت اختیار کرتے ہیں(66) "متنطعون" سے مراد وہ لوگ ہیں جو دین میں غیر ضروری سختی غلو اور تشدد اختیار کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روش کو تباہی کا راستہ قرار دیا انتہا پسندی عموماً جزوی نصوص کو سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کرنے سے پیدا ہوتی ہے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی رحمت اور حکمت کو اختیار فرمایا حتی کہ میدان جنگ میں بھی اخلاقی اصولوں کی پابندی کا حکم دیا دہشت گردی جو بے گناہوں کے قتل اور

CC BY

خوف پھیلانے کا نام ہے اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے قرآن مجید میں ایک جان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے برابر قرار دیا گیا ہے(67)آج نوجوان بغاوت اور قتل وغارتگری کو جہاد اور انتہا پسندی کو کامل اسلام سمجھ کر گمراہ ہو رہا ہے. حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جو شخص لوہے یا کسی اور ہتھیار سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس کو رکھ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو(68)''حضرت ابو موسی نے بیان کیا کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا جس نے کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں(69)''ملک اسی وقت مستحکم ہو گا جب نئی نسل ان فکری بیماریوں سے محفوظ ہو گی. قرآن کا حکم ہے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو(70)آپ نے فرمایا کعبے کو مخاطب کر کے تو عظیم المرتبہ ہے عظیم حرمت والا ہے لیکن مسلمان کی جان مال تیری حرمت سے زیادہ ہے.(71)ہر کلمہ گو کا خون حرام ہے.(72)قتل و دہشت گردی کی سہولت کاری بھی حرام ہے(73)اور قتل کفر و شرک کی طرح ہے.(74)خود کش حملہ اور خود کشی بھی حرام ہے انسان کے پاس یہ جسم امانت ہے یہ اس کی ملکیت نہیں ہے(75)آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے شخص پر جنت حرام ہے(76). یہی حکم غیر مسلم کے قتل کا بھی ہے.(77)باغی وہ ہے جو حکومت کا حکم نہ مانے اور مسلح لڑائی کے لیے نکلے خواہ ڈاکو ہو یا باغی ہو یا کوئی خارجی ہو(78). قرآن کے مطابق باغی اور فسادی کی سزا قتل اور ہاتھ پاؤں کاٹنا ہے اور شہر بدر کرنا ہے(79). ایسے لوگ عہد خلافت و عہد راشدہ سے آج تک ہر دور میں پیدا ہوتے آئے ہیں ہمیں نئی نسل کو تحفظ فراہم کرنا ہے تاکہ ملک و ملت کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے

نسل نو کو مشرقی و مغربی فکر سے تحفظ فراہم کرنا قرآن وسیرت طیبہ کی روشنی میں

موجودہ نسل عصر حاضر میں فکری یلغار کا سامنا کر رہی ہے اس میں مشرقی و مغربی افکار کا گہرا اثر ہے مغربی فکر میں لبرل ازم مادیت دہریت اور مطلق آزادی شامل ہیں مشرقی فلسفیانہ روایات میں روحانیت کے نام پر وحدت الوجود کی غالی تعبیرات یا عملیت سے فرار کے رجحانات ملتے ہیں ہندو کلچر ورسوم اور بدعات ورثہ میں ملی ہیں اسلامی نقطہ نظر سے ہر وہ فکر جو توحید وحی اور آخرت کے بنیادی عقائد سے متصادم ہو وہ انسانی توازن کو متاثر کرتی ہے دینی شناخت اور تہذیبی وابستگی کمزور پڑ جاتی ہے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس باب میں اعتدال امتیازی شناخت اور فکری استقلال کا عملی نمونہ فراہم کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم(80)اقوام کی مشابہت فکری انحراف کا ذریعہ بنتی ہے جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے یہ حدیث فکری و تہذیبی شناخت کے تحفظ کا بنیادی اصول بیان کرتی ہے امام ابن تیمیہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ظاہری مشابہت رفتہ رفتہ قلبی وابستگی کو جنم دیتی ہے اور قلبی وابستگی اعتقادی ہم آہنگی کا سبب بن سکتی ہے مغرب کا سورج غروب ہو رہا ہے مشرق کا طلوع ہو رہا ہے نسل نو اسے قرآن وسیرت سے منور بنائے گی

cc BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

شرک وطغیاں ہوگئے خود سرنگوں　　　　حق کے وہ برہان محکم آپ ہیں

نسل نو کو معاشی تحفظ واستحکام فراہم کرنے کی ضرورت قرآن وسیرت طیبہ کی روشنی میں

اللہ آسمان وزمین کی دولت کا مالک ہے.(81)انسان کے پاس جو دولت ہے یہ محاورتا مالک ہے حقیقتا یہ امانت ہے یہی وجہ ہے کاروبار کو حلال سنگل یاڈبل سود کو حرام قرار دیا گیا ہے اور فضول خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے.(82) دنیا میں تین بڑے معاشی نظام رائج رہے ہیں کمیونزم، سوشلزم اور کیپیٹلزم(83)وقت نے ثابت کیا ہے تینوں استحصالی نظریات ہیں اسلام نے حکومت کے معاشی استحکام کے لیے 12آمدنی کے ذرائع مقرر کیے ہیں(84)معاشی اعتبار سے مستحکم حکومت ہی نسل نو کی کفالت کر سکتی ہے اور روزگار کے مواقع فراہم کر کے نئی نسل کو معاشی تحفظ فراہم کر کے بہترین کردار ادا کر سکتی ہے قرآن کے مطابق یہی گردش دولت(85)ہ نظام میراث زکوۃ صدقات نئی نسل کی انفرادی واجتماعی معیشت کو تحفظ فراہم کرتی ہے قرآن کہتا ہے جتنا زیادہ خرچ کروگے اتنا زیادہ بڑھے گا(86) لیکن پہلا حق اولاد اور رشتہ داروں کا ہے قرآن اور سیرت طیبہ میں انسانوں کو پابند کیا گیا ہے حلال کاروبار کریں اور سود سے دور رہیں(87) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نسل کو فقیر نہیں مالدار چھوڑو مالی اعتبار سے مستحکم نوجوان نسل ہی تعمیر ملک وملت میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے

مخفی ہے دنیا پہ خود ہی اس کا راز　　　　راز حق کے تنہا محرم آپ ہیں

نسل نو کو سوشل میڈیا سے تحفظ فراہم کرنا اور ان کی فکری تعمیر وکردار سازی کے لیے اسلامک سائنٹس وکارٹونز متعارف کروانا

دورِ جدید میں ذرائع ابلاغ کا مفہوم بہت وسعت اختیار کر گیا ہے۔ابلاغ عربی زبان کا لفظ ہے جو بلغ (باب نصر) سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی پہنچا دینا یا مقصد تک رسائی حاصل کرنے کے ہیں پیغام رسائی کرنا۔لغات القران میں ابلاغ کے معنی انتہاء مقصد، منتہی تک پہنچنے کے آتے ہیں خواہ مقصد ومنتہی کوئی مقام ہو یا وقت یا کوئی شے(88)قرآن حکیم میں بلغ، ابلاغ اور بلاغ کے الفاظ متعدد مواقع پر استعمال ہوئے ہیں۔مثلا یا یھاالرسول بلغ ما انزل الیک من ربک(89)"اے رسول ﷺ آپ کے پروردگار کی طرف سے جو کچھ اترا ہے اس کو پہنچاو۔"فان تولوا فقد ابلغتکم ما ارسلت الیکم(90) پھر اگر تم منہ پھیروگے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا دیا ھذا بلغ للناس(91) یہ قرآن لوگوں کے لئے اعلان ہے الذین یبلغون رسالاتِ اللہ(92) جو لوگ اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے وما علیٰ الرسول الا البلاغ المبین(93)(اور رسول کے ذمہ صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے)۔دینی اصطلاح میں دعوت، تبلیغ اور نیکی کی بات دوسروں تک پہنچانا ہے۔لیکن ابلاغ اپنے مفہوم

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

کے لحاظ سے عام ہے اور اس میں دینی یا غیر دینی، اچھی یا بری بات کی کوئی قید نہیں۔ مطلق پہنچانا ہے کوئی پیغام، کوئی بات اور کوئی خبر بھی ابلاغ کا موضوع بن سکتی ہے ۔جب کسی بات، خبر یا پیغام کو عام لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا جاتا ہے تو وہ ابلاغ عامہ کہلاتا ہے(94) ابلاغ کے اصطلاحی مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے نفیس الدین سعدی لکھتے ہیں: "ابلاغ اس ذریعہ علم یا خبر کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی شخص، کوئی اطلاع، خیال یا جذبہ دوسروں تک منتقل کرتا ہے۔(95) ابلاغ کے لیے ضروری نہیں کہ اس کے لیے سوشل میڈیا کے الفاظ ہی استعمال کیئے جائیں۔ آرٹسٹ اپنے خیالات کا اظہار رنگوں کے ذریعے کرتا ہے۔ عکاس اپنا نظریہ دوسروں تک پہنچانے کے ہے سنولائٹر اور کیمرے کا سہارا لیتا ہے۔ اداکار اپنے جذبات کے اظہار کے لیے اپنی زبان اور چہرے کے تاثرات کو ذریعہ بناتا ہے۔(96) انبیاء کرام نے اپنی قوم کی زبان میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پوری ذمہ داری، دیانت وامانت اور تمام تر توانائیوں کے ساتھ پہنچایا۔ فھل علی الرسل الا البلغ المبین(97) سلسلہ انبیاء کی آخری کڑی رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات ہے جن کو قرآن حکیم نے داعیاء الی اللہ (98) کے خطاب سے نوازا اور اسی دعوت اور پیغام ربانی کو امت تک پہنچانا آپ کی بنیادی ذمہ داری قرار پایا۔ یاایھاالرسول بلغ ماانزل الیک من ربک (99) دوسری طرف قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ نے بلغ للناس (100) کا خطاب دیا کہ جس کا امت کو پہنچانا مقصود تھا، نبی آخر الزمان ﷺ نے فریضہ رسالت کو کس طرح پہنچایا اس کے لیے آپ کے آخری پیغام حجۃ الوداع کے موقع پر ہزاروں امتیوں کا یہ اقرار کافی ہوگا: ادیت الامانۃ وبلغت الرسالۃ ونصحت الامۃ (101) آپ نے اسی ابلاغ اور پیغام رسالت کو امت مسلمہ پر قیامت تک کے لیے لازم قرار دیا۔

نسل نو کے لیے سوشل میڈیا اسلامک سائٹس و کارٹونز

موجودہ دور تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ زندگی کے ہر شعبے کی طرح تعلیم و تربیت کا میدان بھی جدید ذرائع سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ آج کے بچے ایک ایسے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں جہاں ڈیجیٹل دنیا ان کی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ ایسے میں یہ ناگزیر ہو جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم و تربیت کو بھی عصری تقاضوں کے مطابق مؤثر اور دلنشین انداز میں پیش کیا جائے۔ جدید ٹیکنالوجی نے اس سلسلے میں بے شمار امکانات پیدا کر دیے ہیں۔ اب والدین اور اساتذہ کے پاس ایسے متنوع وسائل موجود ہیں جو دین کی تعلیم کو نہ صرف آسان بلکہ بچوں کے لیے پر کشش بھی بنا دیتے ہیں۔ تعلیمی ویڈیوز، اخلاقی کہانیوں پر مبنی کارٹونز، اور اسلامی موضوعات سے متعلق چینلز بچوں کو سادہ اور عام فہم انداز میں دینی شعور فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح موبائل ایپلیکیشنز قرآنِ کریم کی تلاوت، دعاؤں کی یاد دہانی، اسلامی معلوماتی کھیلوں اور کوئزز کے ذریعے سیکھنے کے عمل کو انٹرایکٹو اور دلچسپ بنا دیتی ہیں۔ ڈیجیٹل لائبریریاں اور ای بکس نے اسلامی کتب اور بچوں کی دینی کہانیوں تک رسائی کو نہایت سہل کر دیا ہے۔ آڈیو لیکچرز، قرآنی آیات اور اخلاقی قصص بچوں کے ذہن و دل پر نرم اور مثبت اثر ڈالتے ہوئے ان کی روحانی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

نشوونما میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ مزید برآں، ورک شیٹس، رنگ بھرنے کے صفحات اور دعاؤں کے کارڈز جیسے عملی مواد بچوں کو سیکھنے کے عمل میں فعال شرکت کا موقع دیتے ہیں۔ آن لائن کلاسز اور ٹیوٹرنگ پلیٹ فارمز کے ذریعے ماہر اساتذہ سے براہِ راست رہنمائی حاصل کرنا بھی ممکن ہو چکا ہے۔ آڈیو بکس کے ذریعے سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلامی تاریخ کو سن کر سمجھنا بچوں کے لیے ایک خوشگوار تجربہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور انٹرایکٹو پروگرامز بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق دینی مواد فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جس سے تعلیم مزید مؤثر ہو جاتی ہے۔ ورچوئل ریئلٹی اور آگمینٹڈ ریئلٹی جیسی جدید ایجادات سیکھنے کے عمل کو مشاہداتی اور تجرباتی رنگ دیتی ہیں۔ یہ ٹیکنالوجیز بچوں کو ایسے ماحول کا حصہ بنا دیتی ہیں جہاں وہ دیکھ کر، سن کر اور محسوس کر کے سیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح علم صرف الفاظ تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایک جیتا جاگتا تجربہ بن جاتا ہے۔ یہ تمام ذرائع اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اگر جدید ٹیکنالوجی کو مثبت اور متوازن انداز میں استعمال کیا جائے تو یہ اسلامی تعلیم و تربیت کا نہایت مضبوط وسیلہ بن سکتی ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف بچوں کو دین سے قریب لایا جا سکتا ہے بلکہ ان کے دلوں میں اسلامی اقدار کو راسخ کر کے انہیں عملی زندگی میں ایک باکردار اور بااخلاق فرد بنایا جا سکتا ہے۔

یوٹیوب چینلز کے ذریعے تعلیم و تربی

جدید ڈیجیٹل ذرائع میں یوٹیوب ایک ایسا پلیٹ فارم بن چکا ہے جس نے تعلیم و تربیت کے انداز کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ خصوصاً بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے حوالے سے متعدد ایسے تعلیمی چینلز موجود ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کر رہے ہیں۔ یہ چینلز نہ صرف معلومات فراہم کرتے ہیں بلکہ بچوں کے ذہنی اور جذباتی رجحانات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم کو دلچسپ اور قابلِ فہم بناتے ہیں۔:

1- Youtube Channel "Kids Land" اسی تناظر میں یوٹیوب پر موجود ایک نمایاں اور مقبول چینل کے طور پر سامنے آتا ہے، جسے ڈیڑھ کروڑ سے زائد ناظرین کی پسندیدگی حاصل ہے۔ یہ چینل خصوصی طور پر پری اسکول اور ابتدائی جماعتوں کے بچوں کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات، اخلاقی اقدار، قرآنی قصص اور انبیائے کرام علیہم السلام کی حیاتِ طیبہ کو سادہ، دلکش اور بصری انداز میں پیش کرنا ہے۔ اس چینل کی نمایاں خصوصیت اینیمیشن اور کارٹون کے ذریعے تعلیم دینا ہے۔ جدید بصری تکنیک بچوں کی توجہ کو مرکوز رکھنے میں مدد دیتی ہے اور انہیں سیکھنے کے عمل میں فعال بناتی ہے۔ حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوسفؑ جیسے جلیل القدر انبیاء کے واقعات کو سبق آموز انداز میں پیش کیا جاتا ہے، تاکہ بچے نہ صرف واقعات سے واقف ہوں بلکہ ان سے عملی اور اخلاقی رہنمائی بھی حاصل کریں۔ اسی نوعیت کے دیگر چینلز اور پلے لسٹس بھی دستیاب ہیں، جن میں

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

"Prophet Stories in Urdu"،"Islamic Cartoons for Kids"، "Islamic Nursery Rhymes"اور "Ramadan Cartoons"جیسی ترتیب وار فہرستیں شامل ہیں۔ یہ پلے لسٹس بچوں کو عمر کے مطابق دینی مواد فراہم کرتی ہیں، جس سے ان کے اندر اسلامی شعور تدریجاً پروان چڑھتا ہے۔ایسے چینلز بچوں کی ابتدائی مذہبی شناخت (Religious Identity Formation) میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔بصری و سمعی مواد بچوں کی یادداشت پر دیرپا اثر ڈالتا ہے

2-"Learn with Zakariya" YouTube Channel:Zakariya چینل Learn with Zakariyaبچوں کی ابتدائی تعلیم اور تربیت کے لیے ایک ممتاز تعلیمی پلیٹ فارم ہے جس کے 60لاکھ سے زائد ناظرین ہیں۔ یہ خاص طور پر اسکول ایج بچوں (1 سے 8 سال) کو مد نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے اور اس کا مقصد بچوں کو **عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبانیں سکھانا** اور **بنیادی اسلامی معلومات و اخلاقی تربیت فراہم کرنا** ہے۔ چینل کی ویڈیوز مختلف موضوعات پر مبنی ہیں، جن میں بچوں کو حروف اور الفاظ سیکھنے کے لیے **Learn the Alphabet with Zakariya**، اعداد و شمار کے لیے **Learn Numbers**، رنگوں کی تعلیم کے لیے **Learn Colors**، اور جانوروں اور ان کی آوازیں سیکھنے کے لیے **Animal Sounds**، **Farm Animals**،اور **Jungle Animals** شامل ہیں۔اس کے علاوہ بچوں کو پھلوں اور سبزیوں کی پہچان اور نام سکھانے کے لیے **Fruits Learn**اور **Learn Vegetables** ویڈیوز دستیاب ہیں۔دینی تعلیمات اور عملی اسلامی تربیت کے لیے چینل **Prayer for Kids**، **Wudu Learn**، **Ramadan Month**اور **Story of Prophet Muhammad**ﷺ جیسی ویڈیوز فراہم کرتا ہے، جو بچوں کو نماز، وضو، رمضان کے مہینے کی اہمیت اور پیغمبر ﷺ کی سیرت سے روشناس کراتی ہیں۔روزمرہ کی چیزوں اور عملی معلومات کی تربیت کے لیے چینل میں **Vehicles (**گاڑیاں**)**، **Kitchen Tools (**کچن کے اوزار**)** اور **Body Parts (**جسم کے حصے**)** جیسی ویڈیوز بھی شامل ہیں۔تمام ویڈیوز بچوں کی عمر اور فہم کے مطابق ترتیب دی گئی ہیں اور بصری و صوتی مواد کے ذریعے سبق آموز اور دلچسپ انداز میں پیش کی جاتی ہیں، جس سے بچوں کی لسانی، علمی اور دینی نشوونما میں مثبت اثر مرتب ہوتا ہے۔ہر موضوع کو **دلچسپ اور بصری انداز میں پیش کیا جاتا ہے** تاکہ بچوں کی توجہ برقرار رہے ویڈیوز میں **صوتی (voice-over)** اور **اینیمیشن** کا استعمال کیا گیا ہے چینل کے مواد کو **YouTube**اور **Play Store** سے آسانی سے ڈاؤن لوڈ کرکے موبائل میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے

1. YouTube Cartoon Channel :(OMER & HANA)
2. YouTube Channel : Mini Muslims

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

3. **YouTube Channel : Iqra Cartoons - Islamic Prophets & Quran Stories**
4. **YouTube Channel : Kalam Kids - Learning Islam & Arabic for Kids**
5. **YouTube Channel : Muslim Kids**
6. **Play store Mobile Application : Studio Learn Quran with Marbel**
7. **Play store Mobile Application : Quran Start by Noor Part**
8. **Play store Mobile Application : Quran Stories for Kids**
9. **Play store Mobile Application : The Quran Quiz**
10. **Play store Mobile Application : Quran Puzzle - Islamic Jigsaw**
11. ***Play store Mobile Application: Children Islamic Quiz**
12. **Kids Online Libraries and E-Books**
13. **International Children's Digital Library .**
14. **Australian Islamic Library .**
15. **Storyline Online .**
16. **Islamic Bulletin Library .**
17. **Alif Laila Kids Digital Library** دیگر تفصیلات حافظ طوبیٰ ثانی کی کتاب سوشل میڈیا سے ملاحظہ کریں

نسل نو کو ماحولیاتی وغذائی آلودگی سے تحفظ فراہم کرنا قرآن اور سیرت طیبہ کی روشنی میں

ماحول کا مفہوم ہے: جو فرد اور جماعت کے ارد گرد اور اس پر اثر انداز ہو جیسے کہتے ہیں قدرتی ماحول، اجتماعی ماحول اور سیاسی ماحول۔(102) اصطلاح میں ماحول تعبیر ہے اس سب سے جو ارد گرد ہے۔(103) ڈاکٹر سعید اللہ قاضی لکھتے ہیں: ''ماحولیاتی آلودگی کا تعلق صرف ہوا، پانی، زمین اور مٹی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی امور بھی داخل ہیں(104) انفرادی و اجتماعی طور پر صفائی کا حکم قرآن کی روشنی میں: اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو صفائی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝(105) اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ اور گندگی سے کنارہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے صفائی پسند مسلمانوں سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ(106) اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ مسلمانوں کو جنابت و صغریٰ و کبریٰ میں قرآن کریم نے دو مقامات پر غسل کا حکم دیا ہے: (107) قرآن کریم نے صفائی کے لئے طہارت کا لفظ بکثرت استعمال کیا ہے، جس میں انفرادی و اجتماعی صفائی کا حکم بالکل واضح ہے۔ میں نے اس حوالہ سے قرآن کریم کا مطالعہ کیا تو ۲۸ سے زائد مقامات پر طہارت و صفائی کا حکم موجود ہے، سات جگہ جسمانی صفائی(108) تین مقامات پر مسلمانوں کی عبادت و اجتماع کے مقامات کی صفائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ابراہیم و اسماعیل سے صفائی کا عہد لیا گیا ہے۔(109) چھ جگہ ایمان و قلب کی صفائی کے لئے(110) دو جگہ مال و دولت اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی صفائی کے

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

لئے(111)چار جگہ معاشرتی برائیوں زنا وغیرہ سے صفائی کے لئے(112)دو جگہ قرآن کریم کے لئے ہے کہ یہ صاف اور پاک کرنے والی کتاب ہے(113)کا استعمال ہوا ہے۔ تین جگہ صاف پانی کی فراہمی کو نعمت کے طور پر(114)ظور کے بغیر ہے۔ چار مقامات پر بتایا گیا جنت میں حوریں اور شراب سب پاک صاف ہوں گی۔(115)میرے اس تجزیہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آلودگی جس قسم کی بھی ہو قرآن کریم نازل ہی صفائی کے لئے ہوا ہے، اور انسانیت کو ہر قسم کی آلودگی سے صاف کرنا چاہتا ہے۔ انفرادی واجتماعی طور پر صفائی کا حکم سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں: آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا یا عمل کیا یا جو کام آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا قول، فعل تقریر، اسے حدیث وسنت اور سیرت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے حوالہ سے آپ ﷺ کی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔ اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے دین کو اجتماعی زندگی میں شامل کرنے کی ترغیب دی ہے، جس پر عمل کرنے سے ایک مسلمان کے دل میں اجتماعی مفادات کی حفاظت کا شعور پیدا ہوتا ہے اور اجتماعی امور کی حفاظت کو اس کی ذمہ داری بتایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیتہ(116)ہر فرد نگران وذمہ دار ہے اور ہر فرد سے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لایومن أحدکم حتی یحب لأخیہ ما یحب لنفسہ(117)تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے ہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ(118)مسلمان کی شان یہ ہے وہ جس طرح اپنے لئے فائدہ چاہتا ہے، اسی طرح دوسروں کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ رکھے اور جس طرح خود چاہتا ہے کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے، اسی طرح خود بھی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ صفائی کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ اسے مختلف احادیث میں ایمان کا حصہ قرار دیا گیا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: الطھور شطر الایمان(119)صفائی ایمان کا حصہ ہے، دوسری جگہ فرمایا: ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، جس میں سے ایک راستہ سے موذی چیزوں کی صفائی کرنا ہے۔(120)بہتر ماحول بہتر صحت فراہم کرتا ہے ماحولیاتی آلودگی اور غذائی آلودگی یعنی ایسے کھانے جو صحت کے لیے نقصان دہ ہیں یہ تمام بیماریوں کی بنیاد ہیں

نسل نو میں عقیدہ آخرت پختہ کرنے کی تربیت قرآن اور سیرت طیبہ کی روشنی میں

انسان پر دنیاوی قانون کا زیادہ اثر نہیں ہوتا ہے اسے اگر آخرت اور جزاء وسزاء کا خوف دلایا جائے تو امید ہے معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی اصلاح ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم ان ہدایات سے بھرا ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: بروز قیامت ہم اسکے سامنے اپنا نامہ اعمال نکالیں گے۔ جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پالے گا(121)ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اسکے ساتھ ایک لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا(122)میں اپنے بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم کرنے والا نہیں ہوں(123)لے خود ہی اپنی کتاب

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

آپ پڑھ لے آج تو آپ ہی اپنا حساب خود لینے کافی ہے(124)اس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد(125)تمہارا رب تمہارے اعمال کو بھولنے والا نہیں(126)سو جسے اسکا نامہ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو(127)اور سب کے سب انسان ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے(128)میرے یہاں فیصلے بدلے نہیں جاتے برے کا برے اچھے کا اچھا انجام ہو گا(129)ہر شخص مقابلے میں انکی زبانیں اور انکے ہاتھ پاوں انکے اعمال کی گواہی دیں گے(130)اللہ نے ہر عمل کا شمار رکھا ہے جسے یہ بھول گئے ہیں(131)قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو کو پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا۔ ہم اسے پیش کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے اللہ تعالی کسی کا ثواب ضائع نہیں کرتا ہے اور اخلاص کی بنیاد پر بدلہ عطا فرماتا ہے

اس زمین کی مٹی میں خون ہے شہیدوں کا　　ارض پاک مرکز ہے ملت کی امیدوں کا۔

نسل نو میں نسلی، قومی، لسانی، سیاسی، ثقافتی اور مذہبی رواداری کی تربیت قرآن اور سیرت طیبہ کی روشنی میں

اخلاقی اعتبار سے رواداری و برداشت اہم ترین صفت ہے، بالخصوص قائدین اور مذہبی شخصیات کے حوالہ سے اس لئے کہ مختلف اقوام و ملل کا کسی ایک نکتے پر متحد ہو جانا عقلاً و نقلاً محال ہے، برداشت، مخزن المحاورات کے مطابق فارسی کا لفظ ہے اور مؤنث ہے۔(132)اس کے معنی ہیں صبر و تحمل بردباری، سہنا اٹھنا (133)عربی میں اس کا متبادل "حلم"(134)ہے اور انگریزی میں اسے Toleranc, کہتے ہیں(135)اردو تھیسارس کے مطابق "فارسی"اور اردو میں اس کے مختلف مترادفات مستعمل ہیں، ملائمت، درگزر، بردباری، صبر، حلم، تالیف، نیام اور رواداری(136)عنوان میں رواداری کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ یہ اس مفہوم کو ادا کرنے میں بمقابلہ برداشت زیادہ جامع و مستعمل ہے۔(137)

نسل نو میں امید پیدا کرنے کی ضرورت قرآن اور سیرت طیبہ کی روشنی میں

امیدوں کے سمندر میں کبھی مایوس مت ہونا　　سفر طے ہو کے رہتا ہے اندھیرا جتنا گہرا ہو

طلاطم آتے رہتے ہیں سفینے ڈوبتے رہتے ہیں　　کبھی تم مانگ کر دیکھو خدا ناظر بھی ہے حاضر بھی ہے

خدا کبھی گرنے نہیں دے گا ہوا کتنی مخالف ہو　　اندھیرا کتنا ہی گہرا ہو مگر ملاح نہیں رکتا

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

دنیا میں چھوٹے بڑے دو سو کے قریب ممالک ہیں ہر ملک کے قیام کے پس منظر کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کسی ملک کا قیام، کسی کا جغرافیہ، کسی کا زبان، کسی کا قومیت ، کسی کا رنگ و نسل اور کسی کا قبیلہ کی بنیاد پر عمل میں آیا لیکن دنیا کے دو ممالک ایسے ہیں، جن کا قیام نظریہ کی بنیاد پر ہوا، پہلا پاکستان دوسرا اسرائیل ہے۔ پاکستان 14 اگست 1947ء/27 رمضان المبارک جمعۃالمبارک کے دن قائم ہوا قائد اعظم رح کے فیصلہ کے مطابق مغربی پاکستان میں پاکستان کا سبز ہلالی پرچم علامہ شبیر احمد عثمانی رح اور مشرقی پاکستان میں علامہ ظفر احمد عثمانی رح کے دست مبارک سے لہرایا گیا ان شاءاللہ قیامت تک لہراتا رہے گا، یہ اور بات ہے 75 سال میں ہم اپنا قبلہ طے کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے بقول شاعر:

خزاں بہار کا جھگڑا کھڑا نہ ہونے دیا　　　شجر لگایا بھی خود، خود بڑا نہ ہونے دیا

پاکستان کی نئی نسل اس صورت حال میں مضطرو بیچین ہے بقول علامہ اقبال:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں　　　نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

اور کچھ کر گزرنے کے لئے تڑپ رہی ہے اور زبانِ حال سے یوں گویا ہے۔

بقا کی فکر کرو خود ہی زندگی کے لئے　　　زمانہ کچھ نہیں کرتا کبھی کسی کے لئے

میں نے دوسرے عنوان کو اس لئے اختیار نہیں کیا ہے کہ ۷۵ سالہ تاریخ کی لکیر پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں ہے، محاورہ ہے "سانپ نکل گیا لکیر پیٹنے سے کیا ہوگا" اس ملک کے ساتھ ہمارے لیڈروں نے جو کچھ کیا اسے بیان کرنے سے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہو گا ہمیں امید، آشا اور مستقبل کی طرف دیکھنا چاہیے پاکستان اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے جس کی مسلسل ناشکری کی گئی ہے، ہمیں قرآن کے حکم کے مطابق شکر کا رویہ اختیار کرنا چاہیے، پاکستان میں مایوسی کو فروغ دیا جارہا ہے ، بحیثیت مسلمان ہمیں قرآن کے مطابق اسے ختم کرنا ہے۔ میں ان ابتدائی کلمات کے بعد عنوان اور اسکی جہات کو پیش کروں گی۔ جس پر بحیثیت مسلمان ہمیں یقین بالجزم ہے۔ میری باتیں نسیم حجازی کے ناول "سو سال بعد" کی طرح نہیں ہیں۔ امنگ لغت کی روشنی میں: امنگ کے لئے لغت میں قنط و یئس کے الفاظ آتے ہیں المنجد کے مطابق دونوں ہم معنی ہیں۔ اور یئس کی جمع "یوس" بیان کی گئی ہے۔ اسی سے آس نکلا ہے بمعنی امید، کہا جاتا ہے "امید پر دنیا قائم ہے" بقول شاعر:

امیدیں باندھتا ہوں، سوچتا ہوں، توڑ دیتا ہوں　　　کہیں ایسا نہ ہو جائے، کہیں ویسا نہ ہو جائے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

انسان کو اولاد سے آس ہوتی ہے جسے آس لگانا اور آس رکھنا، آسرا باندھنا کہا جاتا ہے القاموس کے مطابق اس کے معنی ہیں، اُمْنِيَة۔ لغت میں اس کی جمع "امانی" آتا ہے، کہا جاتا ہے رَاوَدَتْہُ اُمْنِيَۃ، امل، رجاء، التفائل، التطلع بھی معنی ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں۔

امید قرآن کی روشنی میں

قرآن میں اس کے لئے قنط اور یئس کے الفاظ 21 مقامات پر آئے ہیں یہاں چند قرآنی آیات کے ذریعہ مفہوم متعین کیا جارہا ہے تاکہ دائرہ بحث واضح ہو سکے اور بحیثیت مسلمان سب سے زیادہ قابل اعتماد ذریعہ وحی الٰہی ہے ہم اس سے اپنی فکر وامید کو روشن کر سکیں۔ سورۃ الحجر میں فرشتہ کے ذریعے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا قطعا مایوسی اختیار نہ کریں، اور سورۃ الحجر میں دوسری جگہ فرمایا فقط گمراہ لوگ مایوسی اختیار کرتے ہیں۔ سورۃ روم میں فرمایا انسان خوشحالی میں خوش مصیبت میں مایوس ہوتا ہے، حالانکہ دونوں اللہ کی جانب سے ملتی ہیں۔ جب اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو خوش ہوتے ہیں جب ان کے اپنے اعمال بد کے سبب مصیبت نازل ہوتی ہے تو اصلاح کے بجائے مایوسی اختیار کرتے ہیں ۔ حالانکہ دونوں اللہ کی جانب سے ملتی ہیں۔ شوری کی آیت میں بھی مسلمانوں کو مایوس ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ بتایا گیا جب لوگ مایوس ہو جاتے ہیں تو اللہ ہی بارش برساتا ہے۔ سووۃ حم السجدہ میں فرمایا: انسان ہمیشہ اچھائی کا حریص رہتا ہے، مشکل میں فورا مایوس ہو جاتا ہے۔ سورۃ نمل میں فرمایا، اللہ ہی ہے جو کسی مصیبت زدہ کی پکار سنتا ہے اور مشکل سے نکالتا ہے۔ سورۃ اعراف میں بیان ہوا، یہود کو ہفتہ کے دن شکار کی ممانعت تھی شکاری حیلہ کر کے شکار کرتے، ایک طبقہ بار بار نصیحت کر کے نصیحت کرنے سے مایوس ہو گیا دوسرا روکتا رہا، اصلاح کی امید سے مایوس نہیں ہوا۔ قرآن پیش گوئی کر رہا ہے، پاکستانیوں کو بھی مایوس نہیں ہونا ہے۔ 2047ء ہمارا شاندار مستقبل ہے۔

امید حدیث کی روشنی میں

حدیث میں مایوسی سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بخاری کی حدیث میں ہے اللہ تعالی نے 100 رحمتیں پیدا کی ہیں، 99 محفوظ ہیں۔ فقط ایک رحمت نازل کی ہے لہذا رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مسلم کی حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے کے بارے میں کہا کہ اللہ اس کی کبھی مغفرت نہیں کرے گا۔ اللہ کو یہ جملہ پسند نہیں آیا اللہ نے قائل کو جہنم اور دوسرے کو جنت میں ڈال دیا۔ امام ترمذی نے ایک حدیث قدسی نقل

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

کی ہے: اللہ تعالی فرماتے ہیں جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی مغفرت کردیتا ہوں سوائے شرک کے۔ اگرچہ اس کے گناہ آسمان جیسے بلند و بڑے ہوں یا زمین جتنے پھیلے ہوئے ہوں، اللہ مایوس نہیں کرتا ہے۔ امید سیرت طیبہ کی روشنی میں: اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو ہمارے لئے بہترین نمونہ اور آپ کو انسان کامل قرار دیا ہے، جو خود بھی ہمیشہ پرامید رہا اور امت کو بھی پرامید رہنے، مایوسی سے بچنے کی تعلیم دی، میں سیرت کے تین اہم مصادر سیرت ابن ھشام، سیرت حلبیہ اور طبری کی خلاصۃ سید البشر سے الفاظ و جملوں میں فقط اشارات دے رہی ہوں عربی کا محاورہ ہے "خیر الکلام ماقل ودل" آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہیں ہوئے تھے کہ والد عبداللہ کا انتقال ہو گیا، چھ سال کے تھے کے کہ والدہ آمنہ کا انتقال ہو گیا، چچا عبدالمطلب کا ۱۲ سال کی عمر میں سایہ سر سے اٹھ گیا مشرکین مکہ نے واقعہ معراج کا مذاق اڑایا ٹھٹہ بازی کی کلمہ توحید کی دعوت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشدد کیا گیا فقرہ بازی کی گی شعب ابی طالب میں نظر بند/قید کیا گیا، عام الحزن میں آخری سہارا حضرت خدیجہ رضہ، ابوطالب کی وفات ہو گئی، قتل کی سازش پر اپنا آبائی گھر شہر چھوڑ کر غار ثور میں پناہ لی، پھر مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے، اس سے قبل طائف میں آپ پر پتھر او کرا کر زخمی کیا گیا، ہجرت کرتے ہوئے سراقہ ایک سو سرخ اونٹ کے انعام کے لئے آپ کو قتل کرنے پہنچ گیا، غزوہ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک اور چچا حمزہ شہید ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا پر تہمت لگائی گئی، تبلیغ کے لئے مدعو کر کے ستر صحابی علماء کو شہید کر دیا گیا۔ داماد رسول خلیفہ سوم عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو مکہ عمرہ کی اجازت کے لئے بھیجا، ان کی شہادت کی خبر پر بیعت رضوان لی جس میں موت تک لڑنے پر صحابہ سے بیعت لی۔ کسریٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ڈرے نہ موقف سے ہٹے نہ ناامید ہوئے غزوہ خندق میں عرب کے تمام کفار نے مل کر حملہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ پر دو پتھر باندھ کر خندق کھودتے ہوئے مسلمانوں کو یمن، شام، دو عالمی قوتوں کی شکست اور مسلمانوں کی حکومت کی خوش خبری دیتے ہیں۔ منافقین نے مذاق اڑایا مدینہ پر قبضہ ہونے والا ہے یہ دنیا پر حکومت کے خواب دیکھ رہے ہیں، آج یہی حال میرے ملک کا ہے میں سمجھتی ہوں، ۲۰۴۷ء تک ان شاءاللہ ہمیں ٹکڑے کرنے والی طاقت خود ٹکڑے ٹکڑے ہو گی، ہمارے ملک اور اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والے خود سازش کا شکار بنیں گے۔

امید تاریخ کی روشنی میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مسلمانوں کے لئے بڑا سانحہ تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے خطاب نے نئی زندگی، نئی امید سے قوم کو سرشار کیا۔ عمار رضی اللہ عنہ، سمیہ رضی اللہ عنھا کو شہید کیا گیا، بلال و دیگر صحابہ پر تشدد کیا گیا، خالد بن ولید نے اپنے زمانہ کی دو عالمی قوتوں قیصر و کسری کو شکست فاش دے کر آپ صلی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کو سچا ثابت کر دیا مجھے یقین ہے، پاکستان کے مستقبل ۲۰۴۷ء کے لئے بزرگوں کی پیش گوئیاں بھی سچ ثابت ہوں گی پاکستان ہر بھنور سے نکل جائے گا بقول اقبال :

اٹھ کے اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے   مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

نسل نو کے فکری تحفظ اور تعمیر کردار کے لیے حب رسول کا جذبہ جا گزیں کیا جائے قرآن اور سیرت طیبہ کی روشنی میں:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی نبوت پر ایمان لانا لازمی ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی ہر مسلمان پر لازم ہے(138)اس کے بغیر نہ اطاعت کا جذبہ جا گزیں ہوتا ہے نہ ایمانی حلاوت پیدا ہوتی ہے (139).آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین(140)کوئی شخص اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے والد اپنے بچے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں. نماز اچھی حج اچھا روزہ اچھا زکوۃ اچھی مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا. نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا اس جذبے کے لیے کثیر العمل کثیر العبادت، ہونے کی ضرورت نہیں ایک گنہگار بھی سرشار ہو سکتا ہے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شرابی پر لعنت بھیجنے والے سے فرمایا: لا تلعنوہ فواللہ ماعلمت انہ یحب اللہ ورسولہ (141) فرمایا اس پر لعنت مت کرو اللہ کی قسم یہ شرابی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے. شرط ایمان مصطفی سے پیار ہے پیار لیکن پیروی ہے، پیروی دشواری ہے، قرآن کا حکم ہے تعزروہ وتوقروہو(142)آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرو اور تعظیم کرو۔ مدد یہی ہے کہ نسل نو میں حب رسول کا جذبہ جا گزیں کریں تاکہ وہ ہر آزمائش میں اسلام کے ساتھ جڑا رہے یہ جذبہ صلاۃ وسلام پیش کرنے سے حاصل ہوتا ہے.

تجاویز:

اس تحقیقی م مقالہ میں پیش کی گئی تفصیل ابھاز عصر حاضر کے فکری چیلنجز اور سیرت طیبہ کے فراہم کردہ حل کی روشنی میں نسل نو کے تحفظ اور تعمیر کردار کے لیے درجل جامع تجاویز وسفارشات پیش کی جاتی ہے

1. پرائمری سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک تعلیمی نصاب میں سیرتِ طیبہ ﷺ کے صرف معجزاتی پہلوؤں کے بجائے سماجی، معاشی، فکری اور انتظامی پہلوؤں کو

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

شامل کیا جائے، تاکہ طلباء کی شخصیت کی تعمیر نبوی کے اصولوں پر ہو سکے۔

2. اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ایسے "سیرت چیئرز" (Seerah Chairs) قائم کی جائیں جو جدید مغربی افکار (الحاد، سیکولرازم، لبرل ازم) کا سیرت کی روشنی میں علمی و عقلی جواب رد تیار کریں۔
3. اساتذہ کے لیے خصوصی تربیتی کورسز منعقد کیے جائیں تاکہ وہ اپنے شاگردوں کی نفسیاتی و فکری راہنمائی "معلمِ کائنات ﷺ" کے اسلوبِ شفقت کے مطابق کر سکیں۔
4. ہر ضلع کی سطح پر "یوتھ کونسلنگ سینٹرز" قائم کیے جائیں جہاں نفسیاتی ماہرین اور علمائے دین مل کر نوجوانوں کے الحادی شکوک و شبہات اور ذہنی دباؤ (ڈپریشن) کے حوالے سے نبوی اسلوب میں راہنمائی کریں۔
5. خاندانی نظام کی بحالی کے لیے میڈیا کے ذریعے والدین کی تربیت کا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ گھر کو ایک ایسا فکری قلعہ بنا سکیں جہاں اولاد مغربی یلغار سے محفوظ رہ کر اسلامی اقدار کے تحت نشو و نما پا سکے۔
6. نبوی معاشی ماڈل کے نفاذ کے لیے "الکاسب حبیب اللہ" کے تصور کو عام کیا جائے۔
7. فنی تعلیم (Vocational Training) کو فروغ دیا جائے تاکہ نوجوان عملی مہارتیں حاصل کر سکیں۔
8. نوجوانوں کو بلا سود قرضے فراہم کیے جائیں تاکہ وہ معاشی طور پر خود کفیل ہو کر معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔
9. تعلیمی نصاب میں سیرتِ طیبہ کو محض تاریخی مضمون کے طور پر نہیں بلکہ عملی تربیتی ماڈیول کے طور پر شامل کیا جائے تاکہ طلباء کردار سازی کے عملی اصول سیکھ سکیں۔
10. سیرتِ محمدی ﷺ کے اخلاقی پہلوؤں جیسے صدق، امانت، عدل، عفو و درگزر کو سکول، کالج اور جامعات کی ہم نصابی سرگرمیوں کا حصہ بنایا جائے۔
11. والدین کے لیے تربیتی ورکشاپس اور رہنمائی پروگرام منعقد کیے جائیں تاکہ وہ گھریلو ماحول کو سیرتِ نبوی کے مطابق محبت اور اعتدال پر استوار کر سکیں۔
12. مساجد اور دینی مراکز میں نوجوانوں کے لیے خصوصی حلقہ جات، مکالماتی نشستیں اور تربیتی کیمپس منعقد کیے جائیں جن میں سیرتِ طیبہ کی عملی مثالیں پیش کی جائیں۔
13. میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر سیرتِ نبوی کے مثبت اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ پیغامات کو مؤثر انداز میں پیش کیا جائے تاکہ نوجوان فکری انتشار سے محفوظ رہ سکیں۔
14. نوجوانوں کے مسائل، فکری شبہات، معاشی دباؤ اور نفسیاتی الجھنوں کو سنجیدگی سے سن کر ان کا حل سیرتِ طیبہ کی رہنمائی میں پیش کیا جائے۔
15. چاروں صوبوں کو پابند کیا جائے وہ وفاق اور پنجاب کی طرح اپنے صوبوں میں ہر سال سیرت النبی کانفرنس منعقد کریں اور سیرت نگاری پر سیرت نگاروں کو انعامات سے نواز کر حوصلہ افزائی کو فروغ دے

وما علینا الا البلاغ

حوالہ جات

1. القرآن سورہ رعد 28

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

2. کیرانوی، مولانا وحید الزمان القاموس الوحید کراچی ادارہ اسلامیات 2001 بذیل مادہ نسل
3. ایضا بذیل مادہ حفظ
4. ایضا بذیل مادہ عمر
5. القران سورۃ الانفال-2
6. ابن منظور، لسان العرب دار صادر بیروت مادہ: سیر
7. البوطی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان، فقہ السیرۃ النبویہ، ص/5
8. القطان، دکتور مناع، کتاب مباحث فی السیرۃ النبویہ ص/5
9. ابن قیم الجوزی زاد المعاد بیروت مؤسسہ الرسالہ ج/3 ص/326)
10. غازی ,ڈاکٹر محمد احمد احکام بلوغت، اسلام آباد ادارہ تحقیقات اسلامی 1990 ص/13
11. الطائری محمد حسن الاعلی دائرۃ المعارف الشیعہ بیروت، مؤسسہ الاعلی ج/4 ص/146
12. القرآن سورہ حج 5 سورۃ المومنون 4 سورۃ القیامہ 38
13. الناطفی ابی العباس احمد بن محمد ہم جمل الاحکام مکہ مکتبہ نزار مصطفی 1997ء ص/185
14. الطائری محمد حسن الاعلی دائرۃ المعارف الشیعہ ج/4 ص/146
15. بشری، ڈاکٹر بچوں کے حقوق تعلیمات نبوی کی روشنی میں کراچی الحبیب پرنٹنگ پریس 2023 ص
16. ایضا
17. PSLM 2024 - 25
18. http://www.dawnnews tv/news
19. Gallup Pakistan
20. ہیومین ڈیولپمنٹ رپورٹ 24 جولائی 2018
21. پیراڈائم شفٹ Burgeoning youth in Pakistan: challenges and way forward
22. Https www.independenturdu.com
23. پرائم منسٹر یوتھ پروگرام (https://pmyp.gov.pk)
24. نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنکل ٹریننگ کمیشن (http://navttc.gov.pk)
25. سی ایم پنجاب لیپ ٹاپ اسکیم (https://cmlaptophed.punjab.gov.pk)
26. ای ٹیکسی اسکیم، ہنر مند پنجاب، کھیلتا پنجاب (punjab.gov.pk, hunarmandpunjab.pk, khelta.punjab.gov.pk)
27. احساس نوجوان پروگرام (https://kpyouthaffairs.gov.pk/news/ehsaas-naujawan-programme)
28. ڈیجیٹل انٹرنشپ پروگرام (https://www.kpitb.gov.pk/projects/kp-digital-internship-program)
29. احساس ہنر پروگرام (https://kptevta.gov.pk/ehsas-hunar-programme)
30. سٹی اینڈ گلینڈز (Sindh, City & Guilds team up to provide jobs to skilled youth)
31. نیشنل یوتھ ایمپلائمنٹ پالیسی 2025 (https://pid.gov.pk/site/press_detail/28224)
32. Empowering our youth published in the express tribune august 1st 2020
33. ایکسپریس ٹریبیون قانونی تعلق سے باہر بچوں کے حقوق کا تعارف مسلم زکریا
34. البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الھبۃ، حدیث نمبر: ۲۵۸۶، صحیح مسلم، کتاب الھبات، حدیث نمبر ۴۱۸۶

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: August 31, 2026

35. سورہ النساء، آیت 8
36. البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الھبۃ، حدیث نمبر: ۲۵۶
37. سورۃ النحل: 97
38. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، حدیث نمبر: 4948
39. البخاری، محمد بن اسماعیل صحیح البخاری کتاب الشہادات، حدیث نمبر ۲۶۵۰، اور صحیح مسلم کتاب الھبات، حدیث نمبر: ۴۱۸
40. سورۃ البقرہ: 233
41. سورۃ الانعام: 152.
42. سورۃ الحجرات: 11
43. بخاری، صحیح بخاری، کتاب الأدب، حدیث نمبر ۵۹۹۵
44. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، باب فضل فال العلماء، والحث علی طلب العلم، حدیث نمبر: ۲۲۔
45. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، حدیث نمبر: 1952
46. سورہ النساء: ۷۵
47. سورۃ النساء: 11
48. احمد بن حنبل، مسند احمد، ج ۲ ص ۱۸۱/۲۔
49. بخاری، صحیح بخاری، کتاب الوصایا، حدیث نمبر: ۲۷۴۲
50. ابن ہشام، سیرت ابن ہشام، ص ۴۸۹
51. الکتانی، الشیخ عبدالحہ، نظام الحکومۃ النبویۃ، ج ۱، ص ۴۸
52. Lester F. Ward: He regards Institution as the means for the Control and utilization of the Social energy.
53. E.A. Ross: Grouping or relation that is sanctioned by Society.
i. L.T. Habhouse: As the whole or any part of the established and recognized apparatus of Social Life.
54. Encyclopedia Britanica P-17/13
i. International Encyclopaedia of social sciences Macmillamand free press 1958, V-14, P-577
ii. Dr. Mohammad Muslahuddin, “Sociology and Islam”, Islamic Publications LTD Lahore, 1977, P-75
55. غلام سرور، اسلام کا عمرانی نظام لاہور علم و عرفان، پبلشرز، ۲۰۰۴ء، ص ۳۴
56. القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 83
57. القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 134
58. القرآن، سورۃ القصص، آیت نمبر 77
59. القرآن، سورۃ النحل، آیت نمبر 23
60. القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر 22
61. القرآن، سورۃ لقمان، آیت نمبر 19
62. القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر 11
63. القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، آیت: 195۔
64. القرآن الکریم، سورۃ الانعام، آیت: 162۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

65. القرآن الکریم، سورۃ الطور، آیت: 35۔
66. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ، جلد6، صفحہ 111۔
67. الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، بیروت: دار الغرب الاسلامی، حدیث نمبر: 2516۔
68. ابن ماجہ، ابو عبداللہ، سنن ابن ماجہ، دارالرسالہ العالمیہ، جلد1، صفحہ 151، حدیث نمبر: 224۔
69. القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت: 140۔
70. القرآن الکریم، سورۃ العصر، آیات: 1-2۔
71. القرآن الکریم، سورۃ المومنون، آیت: 3۔
72. الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، حدیث نمبر: 2317
73. ابن منظور لسان العرب بزیل مادہ لحد
74. القران سورہ جاسیہ 24
75. القران سورہ فصلت 40
76. مسلم بن حجاج صحیح مسلم مکتبہ داراحیاالتراث العربی بیروت 199 جیم فور ص 205 حدیث نمبر 267
77. امام محمد بن مسلم صحیح مسلم مکتبۃ البشری کراچی حدیث نمبر 2616
78. بخاری صحیح بخاری باب قول النبی من حمل علینا السلاح حدیث نمبر 102
79. القران سورۃ البقرہ 195
80. ابن ماجہ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب حرمت دم المومن حدیث نمبر 3932
81. بخاری صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعثت النبی اسامۃ حدیث 4021
82. ابن ماجہ سنن ابن ماجہ کتاب الدیات باب التغلیظ حدیث 2620
83. بخاری صحیح البخاری کتاب الفتن حدیث 6668 -اور سورۃ النساء 93
84. مسلم، صحیح مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم حدیث 109
85. ابن تیمیہ احمد بن عبدالحلیم اقتضاد الصراط المستقیم دار عالم الکتب ریاض 1999ج/1ص/
86. القران سورۃ المنافقون 7 سورہ بقرہ 284
87. القرآن سورہ ال عمران 76
88. صدیقی مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمن اسلام اور دولت وثروت کراچی دار الاشاد 2008 صفحہ 11
89. انصاری مولانا حامد اسلام کا نظام حکومت لاہور الفیصل اردو بازار
90. القرآن سورہ حشر 7
91. القرآن سورہ بقرہ 219
92. القرآن سورہ البقرہ 22
93. لوئیس مالوف، المنجد بزیل مادہ ب ل غ، خزینہ علم وادب، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، ص 70
94. لغات القرآن، ص 42 راغب اصفہانی، مفردات القرآن، کتاب الباء حنیف ندوی، لسان القرآن، علم وعرفان پبلیشرز اردو بازار لاہور، 1988
95. المائدہ، 5:67
96. ھود، 11:57
97. ابراہیم، 14:52

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
August 31, 2026

98. سورۃالحزاب23،39
99. خالدعلوی،ڈاکٹر،اسلام کامعاشرتی نظام،اردو بازارلاہورالفیصل2005ص/398
100. سعدی، نفیس الدین ابلاغ عامہ اوردور جدید ڈیسنٹ پریس کراچی986ص/13
101. ایضاص/5
102. النحل،12،35
103. الاحزاب،33،42
104. المائدۃ،5،67
105. ابراہیم،14،56
106. امام مسلم،الجامع الصحیح،حدیث نمبر1618
107. امام بخاری، صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الخطبہ،ایام منی685
108. المعجم الوجیز قاہرہ مصر مجمع اللغۃالعربیۃ١٩٨٠ءص٦٦
109. مراد برکات محمد،الاسلام والبیئتہ،(دارالقاہرۃ، مصر،٢٠٠٣ء)،ص ١۴
110. ۔ 269Qazi, Saeedullah. Environment and Islam (Ilslamabad Dawah Academy, International Islamic, University), P-1
111. سورہ مدثر،آیت ۴۔۵
112. سورہ التوبۃ،آیت ١٠٨
113. سورہ النساء،آیت ۴٣،سورہ مائدہ،آیت ٦
114. سورہ البقرۃ،آیت ٢٢٢،سورہ المدثر،آیت ۴،سورہ التوبۃ،آیت ١٠٨،سورہ المائدہ،آیت ٦اور ١٠٦،سورہ النساء،آیت ۴٣،سورہ الاعراف،آیت ٣١،سورہ النساء،آیت ۴٣،سورہ المائدہ،آیت ٦
115. سورہ الحج،آیت ٢٦،سورہ البقرہ،آیت ١٢٦،سورہ التوبہ،آیت ١٠٨
116. سورہ آل عمران،آیت ۴٢،سورہ المائدہ،آیت ٦اور ۴١،سورہ الاحزاب،آیت ٣٣،سورہ البقرہ،آیت ٢٣٢،سورہ آل عمران،آیت ۵۵
117. سورہ التوبۃ،آیت ١٠٣،سورہ المجادلہ،آیت ١٢
118. سورہ الاعراف،آیت ٨٢،سورہ النحل،آیت ۵٦،سورہ ہود،آیت ٧٨،سورہ الاحزاب،آیت ۵٣
119. سورہ عبس،آیت ١۴،سورہ البینۃ،آیت ٢
120. سورہ الانفال،آیت ١١،سورہ الفرقان،آیت ۴٨،سورہ المرسلات،آیت ٢٧
121. سورہ الانسان،آیت ٢١،سورہ البقرہ،آیت ٢۵۵،سورہ آل عمران،آیت ١۵،سورہ النساء،آیت ۵٧
122. سلیمان بن اشعث،السجستانی سنن أبوداؤد،حدیث نمبر ٢٩٢٨
123. محمد بن اسماعیل،بخاری،الجامع الصحیح البخاری،کتاب الایمان،باب: من الایمان ان یحب لأخیہ ملیحب لنفسہ، مسلم بن حجاج القشیری،الجامع الصحیح المسلم،کتاب الایمان
124. محمد بن اسماعیل،بخاری،الجامع الصحیح البخاری،کتاب الایمان،باب:المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، صحیح المسلم،حدیث نمبر ۴٠، سنن أبوداؤد ٢۴٨١، سنن نسائی ١٠۵،مسند احمد ٦۵١۵، سنن البیہقی،کتاب الآداب ٣٧٠
125. محمد بن عبداللہ خطیب التبریزی،مشکوۃ المصابیح،کتاب الطہارت،٣٨
126. مسلم بن الحجاج القشیری،الجامع الصحیح المسلم،کتاب الایمان،باب عدد شعب الایمان،حدیث نمبر ١
127. سورۃق:21
128. سورۃق:29

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Special Seerah Issue 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
August 31, 2026

129. سورۃ بنی اسرائیل:14
130. سورۃ الشعراء:88
131. سورۃ مریم:64
132. سورۃ الحاقۃ:19
133. سورۃ یس:32
134. سورۃ ق:29
135. القرآن سورہ تغابن 78- سورۃ الاعراف 8- سورہ ال عمران 31- اور الحشر 7
136. قاضی عیاض الشفاء بتعریف حقوق مصطفی، مصر مکتبہ التجارہ الکبری ج/2ص
137. ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح ملتان مکتبہ امدادیہ ج 2/3ص 202
138. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الحدود باب یکرہ من لعن شاب الخمر ج/2100
139. سورۃ الفتح 9

OPEN ACCESS
CC BY